تیسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔

اِس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین اور بنو اُمیہ کے دور میں مسلم معاشرے میں توسیعِ تعلیم کے لیے جو کوششیں ہوئیں اور جو طریقے اختیار کیے گئے۔ ان کا تذکرہ سید صاحب نے محققانہ انداز میں کیا ہے۔

قرآن خزانہ علم ہونے کے ساتھ ساتھ علمبردار تعلیم بن کر آیا۔ اور اقرأ کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔ علم کی فضیلت کے متعلق ص ۱۴ پر ایک آیت کے ساتھ چند احادیث درج ہیں۔ طالبِ علم کے درجات کے متعلق مزید احادیث ص ۱۵ پر ہیں۔ اسی طرح بچوں کے والدین کو، خادموں کے مالکوں کو، طلبہ سے اساتذہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تاکیدیں فرمائیں وہ بھی شاملِ تحریر ہیں۔ پھر نصاب اور طریقہ تعلیم اور مقصدِ تعلیم و تربیت اور خواتین اور نسواں کی تعلیم کے متعلق اہم تعلیمات مذکور ہیں۔ پھر حرم مکہ، مسجد نبوی، جامع مسجد بصرہ، جامع مسجد کوفہ، جامع مسجد عمرو بن العاص اور پھر خلافتِ بنو اُمیہ کے مکتبوں کا ذکر ہے۔

آذربائیجان کی ایک چھاؤنی کے مسلمان مجاہدین کو حضرت عمرؓ نے بذریعہ خط جو تربیتی ہدایات دیں، اُن کی مختصر سی جھلک :۔

جوتے پہنا کرو، چرمی موزے اُتار دو۔ نشانہ بازی کی مشق کرو۔ رکابیں کاٹ دو، اپنے لڑکوں کو تیراکی کی مشق کراؤ۔ گھوڑے کی پیٹھ پر اچھل کر بیٹھا کرو۔ دھوپ کھایا کرو۔ یہ عربوں کا حمام ہے۔ عربی میں بات چیت کرو۔ موٹا پہنو، موٹا کھاؤ۔ مشقت اور جفاکشی کی عادت ڈالو، بھائیوں کی طرح رہو۔ عیش و تنعم کی زندگی سے بچو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

یہ تھی آواز، پوری قوم کے مربی و معلم کی۔ کاش کہ آج کی کوئی مسلمان حکومت یہ راستہ اختیار کر سکتی۔